

مَا أَتَتْ بَنِي إِسْرَءِيلَ رِبَاكَ يَعْجُزُونَ
الحمد لله

ACKS
HPEI

ک سالہ

مراق مرزا

بس میں مرزا مراق کی تشریح اور مرزا صاحب قادیانی کے
اقوال سے خود اُن کا اُن کی ہی صاحب کا اور اُن کے بیٹے میاں محمود
کا مرانی ہونا ثابت کیا گیا

بنی مائیں

خاکسار پور ضلع عطار الشہ فیخرو دفتر المحدث امرتسر پشتر

بمہ اپریل ۱۹۲۹ء

ایس۔ ایم صدیقی کے اہتمام سے

پشتر

طبع راست گفتار امرتسر

اصل قیمت ۲۰

ملنے کا پتہ دفتر المحدث امرتسر

VED

ہفتہ وار اخبار

الحدیث

امرت

یہ اخبار کیا ہے مجمع البحرین ہے یعنی دین و دنیا کا مجموعہ۔
۲۲۲۱۸ تقطیع کے ۲۰ بڑے صفحوں پر ہر جمعہ کے دن ہفتہ وار
امرت سے شائع ہوتا ہے جس میں مضامین مذہبی، سیاسی، اخلاقی،
مسائل، فتاویٰ اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات
وغیرہ درج ہوتے ہیں۔ ایک دو صفحوں پر دنیا بھر کی چیدہ
چیدہ خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار تو حید
وسنت کا حامی، شرک و بدعت کا دشمن، مخالفین کو سامنے
دُجال کا کام دینے والا دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں بتانے والا ہے
قیمت سالانہ پانچ روپے (۵)

اللہ

نیچر اخبار الحدیث امرت

مراق مرزا

دیسپاچ

UNPUBLISHED

قرآن مجید میں صاف صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مسخورد مجنون وغیرہ الفاظ بولتے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے بڑی سختی سے رد فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

لَا تَجْعَلْ لِّشَرِّ عِبَادٍ بُرْهَانًا ۚ إِنَّكَ عَلِيمٌ لِّمُنْهَوِينَ ۚ وَأَنَّكَ لَعَلَّىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ

”قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم کے ساتھ لکھتے ہیں تو اسے نبی اللہ کے فضل سے مجنون نہیں تیرے لئے غیر منقطع اجر ہے اور تو خلق عظیم پر ہے۔“

اس آیت نے مجنون اور نبی میں فرق بتایا ہے۔ وہ یہ کہ مجنون کی حرکات منظم یا قاعدہ نہیں ہوتیں۔ ایک وقت اگر کسی پر خفا ہوتا ہے تو فوراً غشی کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ ایک وقت گالیاں دیتا ہے تو ماثراً قرآن پڑھنے لگتا ہے۔ اسلئے اُس کی حرکات اور افعال کسی نتیجہ کا موجب نہیں ہوتے۔ حضور علیہ السلام کے حق میں فرمایا ”تیرے لئے بہت بڑا اجر ہے“ یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ تیری حرکات اور افعال منظم ہیں اسلئے تو بہت بڑے بدلے کا مستحق ہے ثابت ہوا کہ جنون اور نبوت میں بہت بڑا تباہ کن اور مخالف ہے۔

مراق ابتدا میں معمولی فقیر کا نام ہے لیکن ترقی کر کے اس کا نام مایخو لیا مراقی ہو جاتا ہے (طب اکبر) اس امر پر قادیانی جماعت کو بھی اتفاق ہے کہ

”مرمن مراق میں مرمن کو بد معنی اور تخیل (بدحواسی) ہو جاتی ہے۔“

چنانچہ قادیانی رسالہ ریویو میں ایک معتبر احمدی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسٹنٹ مرمن کا نام لکھا ہے۔

یوں چھپی تھی۔

”یونانی میں مرقا اُس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدود کو احشاء البطن سے جدا کرتا ہے اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پُرانے سوہمہضم کیوبہ سے اسی جگہ میں تشنج پایا ہوا جاتا ہے۔ بدبغنی اور اسپہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور سٹیریا والو کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا“ (بابت اگست ۱۹۱۷ء)

مرقا کی یہ تشریح از روئے طب قدیم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

”تشریح مرقا از روئے طب جدید | مرقا کا دوسرا نام عربی میں جمود ہے

اور انگریزی میں اس علامت کو CATALAPSY (کیٹالاپسی) کہتے ہیں۔ یہ بعض علامات کو مجموعی طور پر بچا کرنے کیلئے بولا جاتا ہے اور اس میں بازو اچانک سُٹن ہو جاتا ہے اور جہاں دکھا ہو وہیں پڑا رہتا ہے یعنی اس میں اپنے ارادہ سے حرکت دینے کی طاقت نہیں رہتی۔ بازو بعض دفعہ تشنج ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ نرم دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے بعض کسٹ ہو جاتی ہے سانس مدہم پڑ جاتا ہے اور سخت ضنفع ہو جاتا ہے۔ بالعموم اس کا حملہ جانک ہو جاتا ہے۔ مگر بعض دفعہ سر درد اور متلی وغیرہ پہلے ہو جاتی ہے“ الخ۔ (ریویو مذکور ص ۵۷)

مرض مرقا کی تشریح کے بعد یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

”یہ امر واقع ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کو بدبغنی۔ اسپہال اور دوران سر کی عموماً شکایت

رہتی تھی“ (حوالہ مذکور ص ۵۷)

بس مطلع صاف ہے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں ”بروز اور عکس محمد ہوں“ (تریاق القلوب ص ۵۷) اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ مرزا صاحب اُن جملہ عوارض سے پاک صاف ہوتے جن سے حضورِ بغیرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک صاف تھے۔ کیونکہ جو عوارض اور امراض صحتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمید میں خدا کی طرف سے نبوت کے مطلقاً منقاد

قرار دئے گئے ہیں وہ صورت مرزانیہ میں نبوت سے متحد کیسے ہو سکتے ہیں۔
پس شکل اول | اکبر نے تو مدلل اور فریقین میں مسلم ہے۔ اب صفحے کا ثبوت
 باقی ہے یعنی "مرزا صاحب مراقی تھے"

اس کا ثبوت اخبار "الحدیث" امرتسر میں بار ادا کیا گیا۔ رسالہ ہذا میں عسکری
 مولوی حبیب اللہ سلمہ اللہ امرتسری نے جو حوالجات جمع کئے ہیں ناظرین سے امید ہے
 کہ ان کو غور سے پڑھیں گے اور نبوت مرزانیہ کی حقیقت سے آگاہ ہوں گے۔

ایوانوفار شمار اللہ }
 کفہ اللہ }
 امرتسر }
 شوال ۱۳۷۷ھ

الہام از

نکات مرزا (جیدہ التالیف) جو نکر مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر
 مبنی بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے
 کہ ایسا میں اختلاف ہو تا مگر مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات
 دعوے ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے
 گئے ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ عاکرہ الوی کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے
 گئے ہیں تاکہ دونوں کا فوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمتی مصحح حالات اور تفویض
 تادم وقات - قیمت ۱۸
 (منگلانے کا پتہ)
 ابورضا عطارد اللہ شامی
 قیمت ۱۸

مراق مرزا



مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مراقی اعتراف

فرماتے ہیں۔

”دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی۔ یعنی مراق اور کثرت بول“ (دیکھو اخبار بدر قادیان، جون ۱۹۸۱ء)

(۲) خانگی شہادت | جناب مرزا بشیر احمد صاحب (پسر دم مرزا) لکھتے ہیں۔

”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہشیرا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اٹھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کیلئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاڑ گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھتی تھی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہوگی چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے! شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں بردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ ”میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افادہ ہے۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں بیچ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی“ والدہ

صاحب فرماتی ہیں اسکے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کچھ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں پکڑ ہوتا تھا اور اسوقت آپ اپنے بدن کو سہا رہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہو گئی خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سردی کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔ (سیرۃ المہدی مصنفہ سر مرزا صاحب حصہ اول ص ۱۱۲) (۳) رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۲۵ پر ہے۔

”حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ مجھے مرقا کی بیماری ہے۔“
(۴) کتاب ”منظور الہی“ میں مرزا صاحب سے یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

”میراثہ یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں تاہم آجکل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مرقا کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔“ (ص ۳۲۸)

(۵) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۶ پر ہے۔

”حضرت (مرزا) صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مرقا ہے۔“

(۶) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۶ پر ہے۔

”مرقا کا مرض حضرت (مرزا) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا۔ اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوچ، صغیر تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا۔ اور جس کا اظہار مرقا اور دیگر ضعف کی علامات

مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔

(۷) رسالہ ریلوے قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۲۶ پر ہے۔
 ”حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر۔ درد سر۔ کئی خواب۔ تشنج دل اور ہضمی
 اسہال۔ کثرت پیشاب اور هراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھی۔“
 (۸) مرزا صاحب کو مراق کیوں ہوا | ”مرزا صاحب حضرت (مرزا) صاحب
 کو درنہ میں نہیں ملا۔ پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم
 ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے۔ اول کثرت دماغی محنت
 تفکرات۔ قوم کا غم اور اسکی اصلاح کی فکر۔ دوسرے غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے
 سودہ معنہ اور اسہال کی شکایت۔“ (رسالہ ریلوے قادیان۔ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۹) مرزا صاحب کی بیوی کو مراق

”یک نہ شد دوشد“

”خوب گذریگی جو مل ٹھینگی میرا قی دو“

مرزا صاحب خود کہتے ہیں۔

”میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ طبی
 اصول کے مطابق اس کیلئے چہل قدمی مفید ہے۔“ (اخبار الحکم مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۲۷ء
 ص ۱۲۷ کتاب ”منظور آہی“ ص ۲۴۲)

(۱۰) مرزا صاحب کی بیٹے خلیفہ قادیان کو مراق

”یک نہ شد دوشد بلکہ نہ شد“

ایں فائدہ بہہ آفتاب ست

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود قادیانی) نے فرمایا کہ مجھ کو کبھی کبھی مراق
 لا دورہ ہوتا ہے۔“ (ریلوے قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۱۱) نبی اور مراقی میں فرق عظیم

نبیؐ "نبی میں اجتماعِ قہر بالا راہہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔" (ریویو ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۱۱)

مریضِ مراقی "اور سب سے بڑھکر یہ کہ اس مرض (یعنی مراق) میں تخیل بڑھتا ہے اور مرگی اور ہستیر یاد الوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔" (ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۷)

(۱۲) مراق ایک بُرا مرض ہے

"ایک احمدی کا خیال"

"میںہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں غلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنسر ٹال دیا تھا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سرپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے" (منشی احمد حسین صاحب احمدی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار "بدر" مورخہ ۶-دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۷)

لاہوری شہادت "بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرضِ بحثِ مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہوں گا کہ MONOMANIA (مونومونیا) ایک حد پہنچ چکی ہے۔ یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس کا غامض یہ ہے کہ جب ایک بات نے دل و دماغ پر قبضہ نہ لایا تو باقی تمام دنیا جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں۔" (پیغام صلح مورخہ ۱۲-اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۷)

(۱۳) پشاور شہادت "قاضی یوسف قادیانی احمدی پشاور ڈی لاہوری احمدی کو مخاطب کر کے بطور حقارت لکھتے ہیں۔"

"میںچانہ نخو اہی حسام سانی"

"گوش ہوش بشو اے مراقی"

(اخبار الفضل ۲-اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

مراتی شخص نبیؐ یا ملہم نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر شاہ زاد خان صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں :-

”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا - مایوٹوٹیا - مرگی کا مرض تھا تو اسکے دعوے کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اسکی صداقت کی عمارت کو بیخ کنی سے اُٹھیر دیتی ہے۔“
(رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۶۶ء ص ۱۰)

مرزا صاحب کو اپنی خیالات پر قابو نہیں تھا

مثال نمبر

جناب مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں :-

”ایلی ایلی لما سبقتنی - ایلی ادس - اے میرے خدا اے میرے خدا
تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا - آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی ادس باعث سرعت
دروء مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔“ (براہین
احمدیہ ص ۱۱۱ کا حاشیہ)

”پھر بعد اسکے (خدا نے) فرمایا - ”ھو شعنا فحسا“ - یہ دونوں فقرے شاید
عبرانی ہیں۔ اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔“ (براہین احمدیہ
ص ۱۱۱ کا حاشیہ)

”بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت
نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ
نمونہ اُن کا دکھایا ہے۔“ (نزدل المسج ص ۱۰)

اس کے متضاد یہ بالکل غیر معقول اور یہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان

تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جبکہ وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف بالایطاق ہے۔ اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔
(چشمہ معرفت ص ۱۸۱ مصنف مرزا صاحب)

تضاد کا نتیجہ ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان باطل کہلاتا ہے یا منافق۔ (سنت یحییٰ ص ۱۸۱ مصنف مرزا)
”ہر ایک کو سوچنا چاہئے کہ اس شخص کی حالت ایک مضبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں دھکتا ہے۔“ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۸۱ مصنف مرزا)

مثال نمبر ۲

مرزا صاحب کی تحریر آیت ”فلما ذقننی“ سے پہلے یہ آیت ہے
وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ لِلنَّاسِ الْخِطَابِ اذِمْ بِيَدِي وَمَقَامِي كَمَا هِيَ
جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قندہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا
نہ زمانہ استقبال کا۔ (ازالہ اولہم حصہ ۲ ص ۱۸۱)

”یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں اُن کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ یہ کہ قیامت میں کیا جائیگا۔“ (ازالہ اولہم حصہ ۲ ص ۱۸۱) یعنی واقعہ ماضی ہے۔

اسکے متضاد اس تمام آیت (اذ قال اللہ) کے اول و آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہیگا کہ تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا۔ الخ۔“ (نفرۃ الحق ص ۱۸۱) یعنی واقعہ مستقبل ہے۔

دوسرا متضاد جس شخص نے کافیہ یا ہدایت الخ بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے معنی پر لاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ

اِسْلَمَ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ - اور جیسا کہ فرماتا ہے - وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ اَمَنْتَ قُلْتُ لِلّٰهِ اَمْنًا مِّنْ اَتَّخِذُ دُوْنِيْ وَآلِيَّ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - قَالَ اللّٰهُ هٰذَا اَيُّوْمُ يَنْفَعُ الصّٰادِقِيْنَ حَدِّثْهُمْ - (منہجہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۵)

مثال نمبر ۳

مرزا صاحب کی تحریر | آخر انجام یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچا لیا۔ اور ان کی وہ دعا منظور کر لی جو انہوں نے درد دل سے بارغ میں کی تھی جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہو گیا کہ یہ غیبت یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک بارغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا اور دعا کی کہ یا اگہی اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس جگہ عربی انجیل میں یہ عبارت لکھی ہے۔

”بئسٰی بن موع جار یقہ و عبارات متحدرة فسمع لنقواء“

(یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اسکے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت درد ناک ہوا۔ تب اسکے تقویٰ کی وجہ سے اسکی دعا سنی گئی) (تذکرۃ الشہادۃ تین ص ۲۶ مصنف مرزا صاحب)

اسکے خلاف | حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلا کی رات میں جس قدر تضرعات

کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم و اندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کر دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیا جو ان کیلئے مقدر تھا مل جائے۔ باوجود اس قدر گریہ و زاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلا کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔ (تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۳۲)

مثال نمبر ۴

مرزا صاحب کی تحریر | اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین پھیرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی بنی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ ”عَلَّمَ اللَّهُ نَبِيَّيْنِ إِسْرَائِيلَ“ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے۔ اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک دن کچھ دخل نہ تھا۔ اس وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل بنی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹ کا حاشیہ)

اس کی نفیض | مرزا صاحب کا قول ہے۔

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی اتباع سے اُن کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ (الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۷۷ کا لم ۲)

نتیجہ | قول اول میں حضرت موسیٰ کے اتباع سے نبی بننے کا انکار ہے۔ قول دوم میں افسار۔ ہ خدا ان معترقان ای تقی۔

شرعی نصاب شہادت دو ہے۔ صرف ایک معاملہ میں چار گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ اُس کی سزا بہت سخت ہے۔ اور بدنامی بھی بہت زیادہ۔ یعنی جرم زنا۔ ہم نے شرعی نصاب کی اعلیٰ حد اختیار کر کے مرزا صاحب کی مراقبت پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔ لہذا ہمارا دعویٰ ثابت ہونے میں کس کو حمال معنی نہیں قرآن شریف میں مجنوںوں اور مراقیوں کا جیسے محل نبوت ہونے سے انکار کیا گیا

مختلف القول اشخاص کے حق میں بھی یہی فیصلہ ہے کہ وہ مورد الہام اور محل نزول وحی اور مخاطب الہی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا (پ ۸۶)

”یعنی قرآن اگر غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں بہت اختلاف پاتے۔“

نتیجہ ان سارے حوالجات کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی

ذہبی تھے نہ رسول نہ مجدد نہ مسیح نہ ملہم

نہ محدث۔ ہاں کچھ تھے تو مراقی تھے۔

جس کا انہیں خود اعتراف ہے۔



ہفتہ وار اخبار اہل بیت

یہ اخبار کیا ہے، اجماع البحرین ہے یعنی دین و دنیا کا مجموعہ ہے۔ ۲۲۰۱۸ تقطیع کے ۱۰ بڑے صفحوں پر ہر جمعہ کے دن ہفتہ وار امرتسر سے شائع ہوتا ہے جس میں مسلمانین مذہبی۔ ملکی۔ اخلاقی۔ فکری۔ اور مخالفین کے اعتراضات کو جوابات میں مذہبی۔ ایک دو صفحوں پر دنیا بھر کی چیدہ چیدہ خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ شیعہ و مرجع ہوتے ہیں۔ شرک و بدعت کا دشمن، مخالفین کے سامنے دھمال کا لام دین والا ہے۔ قیمت سالانہ پانچ روپے (۱۵) مقرر ہے۔

نیچر الہدیت امرتسر

مفتی محمد رفیع الدین صاحب

مرزا صاحب قادیانی کی وحی پر مراق کا اثر

(منقول از اخبار الہدیث امرتسر مورخہ ۲۲۔ فروری ۱۹۲۹ء)

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب ہے۔ یہ زمین زرخیز ہونے کے علاوہ ایسی ہے کہ اس کے مختلف ضلعوں میں اس زمانہ میں بعض لوگ نبوت و رسالت کے مدعی گذرے ہیں۔ ان مدعیان میں سے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا تھا۔ آپ نے مسیح موعود۔ ہدیٰ مسعود۔ نبی۔ رسول۔ مجدد۔ کرشن اوتار وغیرہ ہونے کے دعوے کئے۔ آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں تیس سے زیادہ دعویٰ کئے۔ آپ کا یہ بھی دعوے تھا کہ محمد پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید محمد منظور آہی صاحب احمدی نے آپ کی وحی کو اکٹھا کیا اور ”البشرے“ نامی کتاب میں اس کو شائع کیا۔ اس میں کچھ وحی ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) ”ایلی ایلی لما سبقتنی۔ ایلی ادس۔“ (اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی ادس باعث ورود مشتبہ ہے اور نہ اُس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب“ (براہین احمدیہ ص ۵۱۰۔ البشرے جلد اول ص ۳۶)

(۲) ”دبنا عاج“ (ہمارا رب عاجی ہے) اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے“ (براہین احمدیہ ص ۵۵۵۔ البشرے جلد اول ص ۷۳)

(۳) ”گر چہائے تو مارا کر دگستاخ“ (تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا) (براہین احمدیہ ص ۵۵۵۔ البشرے جلد اول ص ۷۳)

(۱۳) "إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقُولُ وَأَصِلِّي وَأَصُومُ" (میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا) (البشر: جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

(۱۴) "اصلي واصوم اسمي وانا م" (میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں) (البشر: جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

نوٹ | قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی شان میں آیا ہے "لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا حُمْلٌ" (۱۳) اور مرزا صاحب کے الہام میں خدا کہتا ہے "میں سوؤنگا۔" چرچ

(۱۵) "۲۷ مئی ۱۹۳۷ء بلانازل یا حادث یا ..." (تشریح) فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا؟ (البدن) (البشر: جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

(۱۶) ۱۱ فروری ۱۹۳۷ء - "انما امرت اذا اردت شيئا ان تقول له اني فيكون" (ترجمہ) تحقیق تیرا ہی یہ حکم ہے جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہوں جیسے وہ ہو جاتی ہے۔ (البدن) (البشر: جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ حقیقۃ الوحی ص ۱۱۳ نفعۃ الحق ص ۱۱۳)

(۱۷) ہفتہ تختہ ۲۴ فروری ۱۹۳۷ء - "خاکسار سپرمنٹ" (کشف نمبر ۱۵۰) (الحکم) (البشر: جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

(۱۸) ایک عربی الہام تھا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں رہے حاصل مطلب یہ ہے۔ "مذہبوں کو نشان دکھایا جائیگا" (الحکم) (البشر: جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

(۱۹) "لنگر اشادو" (بدن) (البشر: جلد دوم صفحہ ۱۱۳)

(۲۰) ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء - دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ (البشر: جلد مٹ)

(۲۱) "ایک داد کس کس نے کھاتا" (البشر: جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

(۲۲) ۷ مئی ۱۹۳۷ء - کلیسیا کی طاقت کا نسخہ" (البشر: جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

(۲۳) "ایک دم میں دم خست ہوا" (نوٹ از حضرت مسیح موعود) فرمایا کہ آج رات مجھے ایک (مندرجہ بالا) الہام ہوا۔ اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جب قدر یاد رہے یعنی ہے مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام

ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے: (بدر)

(البشر جلد ۲ صفحہ ۱۱)

(۲۴) "پیٹ پھٹ گیا۔" دن کے وقت کا الہام ہے معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق

ہے۔ (البشر جلد ۲ صفحہ ۱۱۹)

(۲۵) خدا اس کو پنجابِ ہلاکت سے بچائیگا۔ معلوم کس کے حق یہ الہام ہے۔

(البشر جلد ۲ صفحہ ۱۱۹)

(۲۶) ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۵ء بروز پیر۔ موت تیرہ ماہ حالک

(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے۔ (البشر جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

(۲۷) وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱)

(البشر جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

(۲۸) "بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔" معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔

(البشر جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

(۲۹) "لاہور میں ایک بے شرم ہے۔" (البشر جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

(لاہوری مرزا! یہ کون ہے!)

(۳۰) "بَلَفَتْ قَدَمُ الرَّسُولِ" (میں رسول کے قدم پر ہتھی گیا ہوں) (البشر جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

(۳۱) "ایسوی ایشن۔" (بدر جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۱۱۲) (البشر جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

(۳۲) "آسمان ایک مٹی بھر رہ گیا۔" (البشر جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

فیصلہ واقعات اور اقوال مرزا صاحب پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر مسم

چھوڑتے ہیں کہ مرزا صاحب کون تھے۔

میرے دل کو دیکھ کر میری دفا کو دیکھ کر

بندہ بردہ منصفی کر نہ ہند کو دیکھ کر

۱۹۱۱ء

حبیب الشکر ک امرتسری

کتاب تردید قادیانی مشن

شہادۃ القرآن (دہ بارہ حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اس کتاب میں قادیانی توہمات دربارہ وفات مسیح مبارک منظر افشوراً ثابت کر کے قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمائے رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "قونی" کی تحقیق ائین کی گئی ہے اور حصہ دوم میں اُن تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعوے پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۷۰ حصہ دوم ۷۰ مکمل ۱۴۰

الخبر الصحیح اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مغیبد بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲۰

الہامات مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعاً منافی ہے۔ قیمت ۱۲

مرقع قادیانی اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہر ویت کے متعلق مختلف و قابلہ دید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۸

فکاح مرزا جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکومہ (محمدی حکیم) کی بیگموتی کی قلبی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قیمت ۲

فاسخ قادیان جس میں لودھیاد کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعائے مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منعضان و سرخ کی روئداد درج ہے اور کتاب آیۃ اللہ "معتقہ مولوی محمد علی ایم۔ اے امیر جماعت احمدی لاہوری

پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶

شہادت مرزا جس میں دس شہادتوں (اعادہ شہادیہ اور اقوال و الہامات مرزانیہ) سے

مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت پر موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر فیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا جسکو مرزا نے امت آجنگ مول نہ کر سکی۔ قیمت ۱۲

عقائد مرزا مرزا صاحب کے عقائد کا مختصر بیان۔ انکی باہنی عبادتوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲

فتح ربانی ایک ہر دست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی

غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف و دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۸

قادیانی مباحثہ و کفن تحریری مباحثہ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی شیخ

عبد الرحمن صاحب بابت بیگونی مرزا صاحب قادیانی متعلقہ مرزا سلطان محمد صاحب ناکہ سنگوہ

آسمانی۔ جو بمقام سکندر آباد و کفن جنوری ۱۲۳۳ھ میں ہوا۔ قیمت ۲

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک

ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی

اصل اسلام کے خلاف ہیں۔ قیمت ۲

نکات مرزا مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا

ان کے وجود و غلیفہ کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات

کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبداللہ چکراووی کے معارف

و نکات بھی بہت سے دکھائے گئے ہیں تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۵

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں بتایا گیا ہے کہ بانی پنج شاہ انگلستان کا دربار دہلی

میں تشریف لانا خدا کی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۲

محمد قادیانی اس میں مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ (کہ میں کل انبیاء کا شیل اور محمد ثانی ہوں)

ان کی تحریروں سے دکھا کر اس کی کافی تردید کی گئی ہے۔ (معبود التالیف) قیمت ۳

(مذکورہ کے کاپتہ)

ابورضاعطار اللہ مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

URDU STACKS

شالم ۲۹۲۵۵۲

This book was taken from the Library on the
date last stamped. A fine of 1 anna will be
charged for each day the book is kept over
time.
